اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہیں؟ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال اور اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات

1 تعارف

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا اس لئے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگی کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جا سکے اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں اور اس کے بعد کی لازوال زندگی کو اخروی زندگی کہتے ہیں۔ انسان کی اس دنیوی زندگی کا خاتمہ اس کی زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں بلکہ یہ تو ایک زندگی سے دوسری زندگی میں تحویل و تبدیلی ہے۔ مرنے سے صرف انسان کا جسم فنا ہوتا ہے اسکی کی روح فنا نہیں ہوتی۔ یہ دنیوی زندگی بہت محدود مدت کی اور عارضی ہے جبکہ اخروی زندگی دائمی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ: "اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو چند

Date: / / 20

دورہ ہے ہمیشہ کے قیام کی جگہ تو آخرت ہے۔"

2- آخرت کے معنی و مفہوم

آخرۃ مونث ہے آخر کی اور یہ ضد ہے اولی کی.
جیسے آخر کی ضد اول ہے. آخرۃ کا معنی ہے بعد میں آنے والی
ہماری ابتدائی زندگی کو قرآن حکیم میں الحیوۃ الدنیا کہا گیا
ہے. یعنی پہلی یا ابتدائی زندگی کے بعد کی زندگی کو آخرۃ اور
عقبی کہا گیا ہے. عقبی کے معنی ہے پیچھے آنے والی.

3- اسلام کا تصور آخرت

اسلام میں آخرت کا نہایت واضح تصور دیا گیا ہے.
قیامت برپا ہوگی، یہ ساری کائنات ٹوٹ پھوٹ جائے
گی. مرے ہوئے تمام انسانوں کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھایا
جائے گا. اور جس کے برے اعمال زیادہ ہوں گے وہ سزا پائے
گا.

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک
کھیل اور دل کا بہلاوہ. اصل زندگی تو دار
آخرت ہے، کاش یہ لوگ علم رکھتے"

دنیوی زندگی آخرت کی کھیتی ہے. یہاں انسان جو کچھ بوئے
گا اس کی فصل آخرت میں کاٹے گا. یعنی یہاں جو بھی عمل
کرے گا اس کی جزا یا سزا آخرت میں ملے گی. جو شخص انعام
کا مستحق قرار پائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور سزا کے
حقدار کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا.

Scanned with CamScanner

Date: / /20

آخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال

4 موت کے بعد زندگی برحق ہے اور جو لوگ اس عقیدے سے منکر ہے ان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جس کو عقیدہ آخرت کہتے ہیں۔ آخروی زندگی کے بارے میں قرآنی دلائل (عقلی و نقلی) موجود ہے جیسے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اسکی خوشنودی ہے۔"

(سورۃ الحدید: ۲۵)

i مردوں (زمین) کا زندہ ہونا

سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ نے زمین پر پانی اتارا بعد اس کے وہ زمین مردہ ہو چکی تھی۔"

سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "زندہ کرتا ہے (پانی کے ذریعے) زمین کو اس کے مرنے کے بعد۔"

ii نیند سے بیداری

سورۃ الزمر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "(اللہ تعالیٰ ان روحوں کو نیند کی حالت میں) اپنے قبضے میں لے لیتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔"

حالت نیند میں انسان کی روح اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوتی ہے اگر وہ چاہے تو اس روح کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو دنیا

Scanned with CamScanner

Date: / / 20

میں واپس بھیج دے۔

3- **فطرت انسانی اور عقیدہ آخرت**

انسان فطری طور پر ظلم سے نفرت اور عدل سے محبت کرتا ہے۔ وہ بری سے بری کام کرتا ہے مگر اپنے لئے اسے برا سمجھتا ہے جس طرح انسان نیک و بد کو اپنے لئے برابر نہیں سمجھتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ان کو آپس میں برابر نہیں سمجھتا۔

منکرین قیامت کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دینگے؟"

5- **انفرادی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:**

آخروی زندگی پر یقین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ بنی نوع انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اس کے بہت سے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1- **دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:**

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرنے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح بے کھیل کود کا میدان سمجھتے ہوئے بے مقصد نہیں ٹھہراتا بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ٹھہراتا ہے کہ۔

"اور میں نے جن اور انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

Date: / /20

۲- موت کے خوف کا خاتمہ

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ:

موت تجدید مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے۔

۳- دنیا پر آخرت کو ترجیح

آخروی زندگی پر یقین رکھنے سے انسان دنیوی زندگی میں ہر کام آخرت کی جزا و سزا پیشِ نظر رکھ کر کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ ایک روز اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

"اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے سامنے حاضر ہونا ہے۔"

(البقرہ: ۲۲۳)

۴- شجاعت کا فروغ

اُخروی زندگی پر یقین رکھنے سے انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکل جاتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

Scanned with CamScanner

Date: / / 20

اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

6 اجتماعی زندگی پر بھی عقیدہ آخرت کے بہت سے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

1 معاشرتی اتحاد فکر

جس معاشرے کے افراد آخروی زندگی کا عقیدہ اپنا لیں گے ان میں ایک اتحاد فکر قائم ہو جائے گا۔ ان کی سوچ میں ایک وحدت پیدا ہو جائے گی اور وہ سب اس دنیا اور اس زندگی کو ثانوی حیثیت دیں گے اور آخرت اور اُخروی حیات کو اولیت دیں گے۔ اس طرح ان کے اعمال بھی اخروی فلاح کے حصول کے لیے ہوں گے اور ان کے افعال و کردار میں بھی ایک وحدت کا تاثر قائم ہو جائے گا۔

2 اعلیٰ روایات کی ترویج

آخروی زندگی پر یقین کرنے والے افراد رذائل سے اجتناب کریں گے اور محاسن میں زیادہ سے زیادہ بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح معاشرے میں اعلیٰ اخلاقی کردار و روایات کی ترویج ہوگی۔

3 بہترین معاشرہ کی تشکیل

جس معاشرے میں لوگ فتنہ و ظلم سے اجتناب کریں، کمزور تذلیل سے محفوظ اور باعزت مقام کا حامل ہو، رذائل سے نفرت کی جائے گی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا نصب العین بنا لیا جائے اس سے اس کو خوبصورت اور بہترین معاشرہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مضبوط معاشرتی اقدار کا فروغ ۴

جب معاشرہ کے افراد اخروی زندگی کی وجہ سے نڈر، بے خوف اور بہادر بن جائے اور جب شہادت اور جہاد کا جذبہ موجزن ہو جائے تو ایسی مضبوط معاشرتی اقدار کا فروغ حاصل ہوگا کہ پھر ایسے معاشرے کو دبانا یا اسے محکوم بنا لینا ناممکن ہو جائے گا اور وہ ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔

خلاصہ کلام

اللہ تعالیٰ جہاں پر رحمان و رحیم ہے وہاں وہ بااختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن آخرت میں اس کے انصاف کا کامل ظہور ہوگا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور سزا کی جگہ۔ ضرورت اس عمل کی ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل میں بھی ظاہر ہو۔ یقیناً اس سے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو فروغ ملے گا اور برے اعمال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ زمین کا انصاف سے بھر جانا آخرت میں جہنم سے آزادی کا پروانہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner